افتتاحی تقریر

جلالت الملک شــــاہ فیصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں اللہ تعالی کے نام سے اس مؤتمر اسلامی کا افتتاح کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ مؤتمر اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔

برادران اسلام ! السلام علیکم ورحمہ" اللہ و برکاتہ ۔ آپ اپنی اس مؤتمر کو اللہ سبحانہ و تعالی کی مقدس سر زمین میں' اس کے معظم گھر کے سائے میں' اور اس مقدس شہر میں منعقد کر رہے ہیں' جہاں سے نور اسلام طلوع ہوا - اور حضرت محمد صلوات اللہ و سلامہ علیہ پر وحی نازل ہوئی ۔ آپ کی یہ مؤتمر ایک عام مؤتمر نہیں ' بلکہ یہ اس لحاظ سے بڑی اہم ہے کہ اس میں آپ پوری دنیا کے مسلمانوں کے مسائل پر غور و خوض کریں گے ۔

عزیز بھائیو ! مسلمانوں کی نظریں بڑی امیدوں اور آرزوؤں کے ساتھ آپ حضرات کی طرف لگی ہوئی ہیں اور وہ توقع رکھتے ہیں کہ اس مؤتمر سے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا ' جو ان کےلئے راہ حق پر گامزن ہونے، صحیح اسلامی سمت اختیار کرلے ' اور اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کی دعوت کو عام کرنے کا باعث بنے گا ۔

اس زمانے میں مسلمانوں کو جو امتحان در پیش ہے ، اس کی گذشتہ تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملے گی - عہد ماضی میں مسلمان ایسے دشمنوں کے خلاف صف آرا تھے ' جو کھل کر سامنے آتے تھے - لیکن ان دنوں ہم بعض ایسی مصیبتوں میں گرفتار ہیں ، جو خود مسلمانوں کی اپنی پیدا کی ہوئی ہیں -

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ حضرات اسلام اور مسلمانوں کے موجودہ حالات سے خوب واقف ہوں گے - میں اس بارے میں آپ سے کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا - یقیناً یہ امور آپ حضرات بھی اتنا ہی جانتے ہیں ' جس قدر میں جانتا ہوں - دنیا کے ہر حصے کے مسلمانوں کی توقعات کے آپ لوگ ' جو اس مؤتمر میں جمع ہیں ' مرکز ہیں - اس لئے ہم سب پر فرض ہے کہ ہم اپنے امراض کا درماں ڈھونڈیں - اپنے مسائل پر غور و خوض کریں اور اللہ تعالی نے مسلمانوں کو ہر سال حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کا جو موقع بہم پہنچایا ہے ، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ہم مندرجہ ذیل امور پر نظر ڈالیں :—

ہمارے حالات کیا ہیں؟ ہم کن بیماریوں سے دو چار ہیں ؟ اور ان کا علاج کیا ہے؟ ہمارے معاملات کی کیسے اصلاح ہو ؟ ہم اپنے دین میں کس طرح سمجھ اور تفقہ حاصل کریں ؟ اور امت اسلامیہ کی خدمت کے سلسلے میں اللہ تعالی نے جو کچھ ہم پر واجب کیا ہے ' اسے کیسے بجا لائیں ؟

برادران کرام ! ہم اس شہر میں آپ حضرات کا عوام اور حکومت ہر دو کی طرف سے خیر مقدم کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں آپ لوگوں کے ساتھ اُن میں سے بنائے، جن کے بارے میں اس کا ارشاد ہے ” الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلاۃ و اتوا الزکاۃ و امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر ،، مملکت سعودی عرب کے عوام اور اس کی حکومت کے لئے یہ بہت بڑا شرف ہے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی کی دعوت کو عام کرنے ' امت اسلامیہ کی خدمت بجا لانے ' اس کے مقام کو بلند کرنے ' اس کی آرزوؤں کی تکمیل اور اس کے لئے راہ حق کو روشن کرنے میں ساعی ہوں اور ایک کا رکن کی حیثیت سے کام کریں -

ہم آج امت اسلامیہ میں وہ تفرقہ' نزاع اور اختلاف پاتے ہیں ' جو ایک بڑے خطرے کا پتہ دیتا ہے - آخر ہم بھائیوں میں یہ تفرقہ اور اختلاف کیوں ہو - جب کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت موجود ہے - ہم سب پر یہ فرض ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں کتاب اللہ اور سنت رسول کو حکم بنانے کی کوشش کریں - اور آپ جانتے ہیں کہ دین اسلامی

حکمت کا دین ، ترقی کا دین ، سطوت و قوت کا دین ، عدل و انصاف کا دین اور مساوات کا دین ہے ۔ اور انسان کا بنایا ہوا کوئی نظام اور قانون نوع انسان کے مطالبات کی تنظیم ، ترتیب اور انہیں عملی جامہ پہنانے میں تخلیق آدم سے لے کر قیامت تک اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا ، جہاں اسلام پہنچا ہے ۔

برادران گرامی ! ہم مسلمان ہیں ۔ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ۔ رسول اللہ کی سنت کے تابع ہیں ۔ اس کے باوجود ہم ان انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اور دستوروں کو کیوں اختیار کریں ۔ جو ہمارے اصول دین سے متعارض ہیں ۔ عزیز بھائیو ! دین اسلامی مسلمانوں کو ایسے امور کی تنظیم سے منع نہیں کرتا ، لیکن اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول سے استنباط احکام کریں ۔ ہمیں اپنے امور اور معاملات اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق منظم کرنا چاہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ کتاب و سنت میں جو کچھ آیا ہے ، اس پر ہم نے کافی غور و تدبر نہ کیا ہو اور ہم میں کچھ نقص ہو ۔ یا ہم ان دونوں کے معانی سمجھنے میں قاصر رہے ہوں ۔ اس صورت میں ہم پر فرض ہے کہ اس بارے میں خوب غور و خوض کریں ۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ مسلمانوں کے اہل فضل علماء سنت نبوی میں مسلمانوں کی بہتری کے لئے جو کچھ ہے ، اس کی وضاحت کا فریضہ ادا کریں گے ۔

آج اسلام اور مسلمان جن مختلف تحریکات اور تباہ کن خیالات کا جو کہ ان سب چیزوں کے مخالف ہیں ، جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے ، نشانہ بن رہے ہیں ۔ میں اس بارے میں زیادہ طول نہیں دینا چاہتا ۔ اس ضمن میں بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ خود ہمارے اندر ایسے لوگ ہیں ، جو ان خیالات اور طریقوں پر ایمان لے آئے ہیں اور ان کے زور سے مسلمان اقوام پر مسلط ہونے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

میں جانتا ہوں کہ ہم جو یہ دعوت اسلامی دے رہے ہیں ، اس میں ہماری مخالفت ہوگی ۔ ہم پر اعتراض کئے جائیں گے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہم پر حملے کئے جائیں ۔ یقیناً اللہ کی نصرت و قدرت ہمارے شامل حال

هوگی اور هم اس راه سے نہیں هٹیں گے - هم نے اپنی بساط کے مطابق الله کے دین
کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا هے ' تو جو چاهے هم پر اعتراض
کرے - اور جس کا دل چاهے ' همیں اپنے حملوں کا نشانه بنائے - هم نه ان کی
طرف التفات کریں گے اور نه ان کی باتوں کا ان کی طرح جواب دیں گے - اس
بارے میں هم وه کہنے پر اکتفا کریں گے - جو رسول الله علیه الصلاة والسلام
سے مروی هے یعنی '' **اللهم اهد قومی فانهم لایعلمون** ''

برادران کرام : سعودی عرب کی حکومت اور اس کے عوام یقینی طور پر
دنیا کے هر حصے میں اپنے بھائیوں کی مدد کریں گے - هم اپنے مسلمان بھائیوں
سے بھی متمنی هیں که جن امور میں دین اور دنیا کی بھلائی هے - ان میں وه
ایک دوسرے کی مدد کریں - اس وقت مسلمان دو گروهوں پر مشتمل هیں -
ایک گروه وه هے ' جو خود صاحب اختیار هے - اس گروه پر واجب هے که
وه کتاب و سنت کو اپنا حکم بنائے - اور اس کے اپنے علاقوں یا دوسرے
علاقوں میں مسلمانوں کی اصلاح احوال کے لئے اس پر جو فرائض عائد هوتے
هیں ' انهیں بجا لائے - دوسرا گروه مسلمان اقلیتوں کا هے - جو دوسرے ملکوں
میں رهتی هیں - ان کا فرض هے که اپنے دین کی خدمت اور احکام الہی کے
اتباع میں اپنی ذمه داریوں کو پورا کریں - هم آخر الذکر گروه سے متعلق
اپنے مسلمان بھائیوں سے یه نہیں کہیں گے که وه اپنی حکومتوں کی مخالفت کریں
اور اپنے ملکوں کے قانون کے خلاف کوئی اقدام کریں - وه آپس میں ' اپنے
ارادوں و نیتوں میں اور اپنے عقائد میں کتاب و سنت کو حکم بنائیں - جو ان
سے صلح و سلامتی سے پیش آئے - اس سے صلح و سلامتی سے پیش آئیں اور
تخریب پسند اور توڑ پھوڑ کرنے والا عنصر نه بنیں -

آج کے دن جس کے متعلق هم توقع رکھتے هیں که وه اسلامی اقدام و
بیداری کا الله کے فضل و کرم سے نقطه آغاز هوگا ' میں مملکت سعودی عرب کے
مسلک سیاست کی وضاحت کرنا چاهتا هوں - هماری اسلامی سیاست وهی هے ' جو
اس سے پہلے تھی - هم دنیا کے هر حصے اور هر جگه کے مسلمانوں کے ساتھ
هیں - اور اپنی بساط کے مطابق مسلمانوں کی صفوں کو متحد کرنے ' انہیں